اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

شرح چندہ — سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... بیرون ہند ...

قیمت تین پیسے

تار کا پتہ — الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۲۲

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم چہارشنبہ

جلد ۲۸	۱۸ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش	۱۴ شعبان ۱۳۵۹ھ	۱۸ ستمبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۱۲

59

قادیان میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شاندار جلسہ

قادیان ۱۶ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش کل سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر لوکل انجمن احمدیہ کی زیر ہدایت صبح آٹھ بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میدان میں جمع ہونے کا اعلان کیا گیا اور ½ ۸ بجے تک تمام دوست اپنے حلقوں میں ایک ترتیب کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہر محلہ کا الگ الگ جھنڈا نعتیہ اشعار سے مزین تھا۔ چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خلافت جوبلی کے تقریب جماعت احمدیہ کو یہ نصیحت فرمائی تھی۔ کہ ہمارے جلوس اسلامی رنگ میں رنگین ہونے چاہئیں اور سجائے اس کے کہ چند دوست شعر پڑھیں۔ اور باقی تمام مجمع ان اشعار کو دہراتا چلا جائے۔ ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ ایسے موقعہ پر تسبیح و تحمید اور ذکرِ الٰہی کرے۔ نیز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درُود پڑھے۔ اس لئے اب کی دفعہ منتظمین نے تمام دوستوں کو یہ ہدایت دی۔ کہ وہ تسبیح و تحمید اور ذکر الٰہی کرتے جائیں اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درُود پڑھیں چنانچہ اس ہدایت کے مطابق تمام مجمع تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ سے روانہ ہوا۔ اور پرانے بازار سے گزرتا ہوا مسجد اقصےٰ میں پہونچا۔ جہاں دس بجے بصدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب جلسہ شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد جو حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے نے کی۔ جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر نے نظم سنائی اس کے بعد ایک ہندو دوست جناب شاد صاحب نے اپنا کلام سنایا۔ پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تقریر کی:۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

آپ نے فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک حدیث قدسی بیان کی جاتی ہے جس میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ لولاک لما خلقت الافلاک یعنی اے محمد مصطفےٰ اگر تو نہ ہوتا۔ تو میں زمین آسمان کو پیدا نہ کرتا۔ لوگوں نے کہا ہے۔ کہ یہ حدیث محدثین کے اصول کے مطابق صحیح نہیں مگر ایک دفعہ یہی سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا۔ تو آپ نے اس حدیث کی تصدیق کی۔ اور فرمایا۔ گو محدثین کے اصول کے مطابق یہ حدیث درست نہیں۔ مگر ہمیں کشفی طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ حدیث اپنے مطلب اور مفہوم کے لحاظ سے صحیح ہے۔ اس حدیث سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کا پتہ لگتا ہے۔ دُنیا میں اس وقت ہزاروں مذاہب موجود ہیں۔ مگر کوئی نہیں جس کے پیرو مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہونے کا دعوےٰ رکھتے ہوں اس کے مقابلہ میں اسلام ہے جس پر عمل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ کیا۔ کہ مجھ سے خدا تعالےٰ ہمکلام ہوتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ سب فیض مجھے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور متابعت کی برکت سے ملا ہے یہی شانِ محمدی ہے۔ کہ آپ کی پیروی اور آپ کی غلامی کی برکت سے ایک شخص مسیحیت اور مہدویت کے بلند مرتبہ تک جا پہونچا۔

میں ایک دفعہ کلکتہ گیا۔ تو سیرت النبیؐ کے جلسہ میں ایک معزز ہندو نے وہاں تقریر کرتے ہُوئے کہا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کی لاج رکھ لی۔ مجھ پر اس کے اس فقرہ کا آج تک اثر ہے۔ اور واقعہ یہی ہے۔ کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوتے۔ تو انسان کا دُنیا میں آنا اور نہ آنا برابر تھا۔ آپ اس بلند مقام پر پہنچے۔ کہ جبرئیل بھی وہاں تک نہ جا سکا۔ چنانچہ معراج کی رات اللہ تعالےٰ کے قرب کے مقامات طے کرتے کرتے آخر ایک وقت ایسا آیا۔ کہ جبرئیل بھی رہ گیا۔ اور اس نے کہا۔ یا محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) اب میں آگے نہیں جا سکتا۔ آپ آگے جا سکتے ہیں۔ یہ شانِ محمدی ہے۔ اور اس شانِ محمدی کی برکات سے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مستفیض کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ کثرت سے درود شریف کا ورد کیا جائے۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کی تقریر

حضرت مفتی صاحب کے بعد جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ نے تقریر کی آپ نے فرمایا۔ دنیا اس وقت سخت مصائب میں مبتلا ہے۔ ان مصائب سے رہائی اور نجات کی صورت یہی ہے۔ کہ اہلِ دنیا کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک تعلیم سے آگاہ کیا جائے۔ اسی غرض کے لئے یہ جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ اور یہی ان تقریروں کا مدعا ہے۔ اگر ہم دُنیا میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر پوری طرح قائم کر دیں۔ اگر ہم ان اعتراضات کو دُور کر دیں۔ جو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ پاک پر کئے جاتے ہیں۔ اگر ہم اسلام کا پاک۔ اور بے عیب چہرہ دُنیا کو دکھلا دیں۔ اور اگر ہم وُہی نقشہ قائم کر دیں۔ جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ تو دُنیا جنت بن جائے۔ اور تمام فسادات۔ مصائب۔ اور مشکلات دیکھتے ہی دیکھتے دُور ہو جائیں۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل۔ آپ کے محاسن۔ آپ کی برکات۔ اور آپ کے انوار سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ اور اعتراضات کا عمدگی سے ازالہ کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب چودہری صاحب کے بعد ملک صلاح الدین صاحب قائد کی ایک نظم سنائی گئی۔ جس کے بعد ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی نے شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں دلکش اشعار سنائے۔ پھر پنڈت عبداللہ بن سلام صاحب نے تقریر کی۔

پنڈت عبداللہ بن سلام صاحب کی تقریر

آپ نے مسئلہ جہاد پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ جہاد کے لفظی معنی تو کوشش کرنے کے ہیں۔ اور یہ کوشش اور جدوجہد دنیا میں ہر شخص کر رہا ہے۔ جہاد للبقا کا سلسلہ ایسا جاری ہے۔ جس سے کسی کو مفر نہیں۔ خواہ وہ کسی مذہب کا پیرو ہو یا نہ ہو۔ ہاں اصطلاحاً جہاد مذہبی جنگ کو کہا جاتا ہے۔ یہ جہاد کرنا بعض دفعہ نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اور گو بظاہر قابلِ اعتراض چیز دکھائی دے۔ مگر یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے ڈاکٹر کا نشتر مریض کو تکلیف دیتا ہے۔ مریض کو درد بھی ہوتا ہے۔ بیتاب بھی ہوتا ہے تلملاتا بھی ہے۔ مگر ڈاکٹر جانتا ہے۔ کہ نشتر کے بغیر چارہ نہیں۔ اسی طرح مذہب کو مجبوراً بعض دفعہ جنگیں کرنی پڑتی ہیں۔ کیونکہ اگر بحالت مجبوری بھی جنگ نہ کی جائے۔ تو نظام عالم کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ آپ نے اس سلسلہ میں بعض انگریزی کتب کا نام لیا۔ اور دوستوں کو تحریک کی۔ کہ وہ مزید معلومات کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ کریں۔

پنڈت صاحب کی تقریر کے بعد جناب قیس مینائی نے اپنا کلام سنایا۔ آپ کا کلام بہت پُر اثر تھا۔

نظم کے بعد جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے تقریر کی۔

قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی تقریر

قاضی صاحب نے آیت کریمہ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا پڑھنے کے بعد بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کی حالت پر رحم کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے وحشیوں کو انسان انسانوں کو باخدا انسان اور باخدا انسانوں کو خدا نما انسان بنایا۔ آپ نے صرف عربوں کو ہی تہذیب و تمدن کا سبق نہیں پڑھایا بلکہ وہ قومیں جو آج دنیا کو درس تہذیب دینے کا دعوےٰ رکھتی ہیں۔ وہ بھی اسلام کی خوشہ چیں ہیں۔ بعض یوروپین نے یہ فسانہ گھڑ رکھا ہے۔

کہ اسلام جبر سے پھیلایا گیا۔ حالانکہ یہ قطعاً غلط ہے۔ اسلام سے اسی اعتراض کو دُور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تاکہ آپ دلائل سے صداقت اسلام ظاہر کریں پھر قرآن سے بھی اس اعتراض کا رد کیا ہے چنانچہ فرمایا ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعضٍ لھدمت صوامع وبیع ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا۔ کہ اگر جہاد کی اجازت نہ دی جائے تو مذہبی آزادی مٹ جائے اور دنیا کی کسی قوم کے لئے امن نہ رہے پس بیشک اسلام نے تلوار اٹھانے کی اجازت دی مگر انتہائی مجبوری کے بعد۔ ورنہ اسلام صلح اور آشتی کا مذہب اور رسول کریم عفو و کرم کے مجسمہ تھے۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقعہ پر آپ کا تمام کفار کو معاف کر دینا بتاتا ہے۔ کہ آپ کا قلب دشمنوں کے لئے کس قدر وسیع تھا۔

حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے کی تقریر

صوفی صاحب نے اپنی تقریر میں اس پُر ظلمت زمانہ کا ذکر کیا۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اور فرمایا اس وقت ظھر الفساد فی البر والبحر کی کیفیت رونما تھی وہ مذاہب جن کی الہام پر بنیاد تھی۔ وہ بھی بگڑ گئے تھے۔ اور جنکی عقل پر بنیاد تھی۔ وہ بھی خراب ہو چکے تھے۔ ایسی حالت میں خدا نے آپ کو بھیجا۔ اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ تو لوگوں سے کہہ دے۔ کہ اب خدا کا قرب تمہیں اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ تم میری اتباع کرو۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خدا تعالےٰ کے قرب میں بڑھانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور آپ کی بعثت کی اصل غرض یہ تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو۔ آپ کو بعض مذہبی جنگیں بھی کرنی پڑیں۔ مگر باایں ہمہ آپ نے اپنے ہاتھ سے تمام عمر میں ایک شخص کو بھی قتل نہیں کیا۔ اور یہ تلوار بھی آپ نے تیرہ برس تک کفار کے شدید سے شدید مصائب برداشت کرنے کے بعد اٹھائی۔ اور وہ بھی دفاعی رنگ میں نہ کہ جارحانہ طریق پر۔

عبدالسلام صاحب شبلی کی تقریر

صوفی صاحب کے بعد مسٹر عبدالسلام صاحب شبلی متعلم سیکنڈ ایر رندھیر کالج کپورتھلہ نے تقریر کی۔ جس میں بیان کیا۔ کہ آجکل کی جنگ میں شہروں کو برباد کیا جاتا ہے۔ باغوں کو اجاڑا جاتا ہے۔ کھیتوں کو جلایا جاتا ہے۔ ہنستے شہروں پر بمباری کی جاتی ہے۔ بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں تک کو موت کے گھاٹ اتارا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے۔ کہ ہم دنیا کو مہذب بنا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ دنیا کو تہذیب کا سبق نہیں دیا جا رہا۔ بلکہ انسانوں کو وحشی بنایا جا رہا ہے اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وحشیوں کو انسان بلکہ خدا نما انسان بنایا۔

آخر میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے دعا کی۔ اور جلسہ ۱۲ بجے ختم ہوا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ تبوک۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے معہ اہلبیت بخیریت شملہ پہنچنے کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کو آج دن بھر سر درد کی تکلیف رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

ام ناصر احمد صاحب حرم اول حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کو سر میں چکر اور داڑھ درد کی تکلیف ہے۔ ام وسیم احمد حرم ثالث حضرت امیر المؤمنین کو بخار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید اور ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور کا بھانجہ بعمر قریباً ۱۸ سال آج چند گھنٹے بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون خدا تعالےٰ نعم البدل عطا کرے۔

خداداد صاحب میڈیکل پریکٹشنر کی لڑکی بعارضہ میعادی بخار فوت ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے نعم البدل کی جائے

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ڈلہوزی سے واپس آ گئے ہیں۔

مولوی محمد یعقوب صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کی لڑکی بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

تحریک جدید کے مجاہد ۲۹ رمضان المبارک یاد رکھیں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ شاندار اور پُر معارف خطبہ پڑھ کر تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے والے مجاہدین نوٹ فرما لیں۔ کہ جو مجاہد اپنا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں سو فی صدی پہنچا دیگا۔ حسب معمول دفتر تحریک جدید اس کا نام حضور کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے پیش کرے گا۔ اور ان سیکرٹریوں کا نام بھی پیش ہوگا۔ جو اپنی جماعت کا وعدہ بحیثیت جماعت سو فی صدی داخل کر دیں گے۔ پس احباب اپنے وعدے فوری پورے کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا اور حضور کی دعا حاصل کرنے کی جدوجہد کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تحریک جدید سال ششم کے بارے میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا تازہ ارشاد

تحریک جدید سال ششم کی جلد ادائیگی کے لئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ خطبہ ہر جماعت کو جس نے اپنا وعدہ پیش کیا۔ مگر ابھی تک پورا ادا نہیں کیا مع حساب بھیجا جا رہا ہے۔ نیز یہ خطبہ ہر اس فرد کو بھیجا جا رہا ہے۔ جو تحریک جدید کی شاندار قربانیوں میں شمولیت کا فخر رکھتا ہے۔ ساتھ والی چِٹ آپ کو آپ کا حساب بتا دے گی۔ یہ حساب اس لئے دیا جا رہا ہے۔ کہ کئی دوستوں نے دفتر سے اپنا حساب دریافت کیا ہے۔ نیز اس لئے بھی مناسب ہے۔ کہ تحریک جدید سال ششم میں صرف اڑھائی ماہ رہ گئے ہیں۔ اور اس تھوڑے سے وقت میں ہر مجاہد کا وعدہ پورا ہو جانا ضروری ہے۔

کسی دوسری جگہ یہ نوٹ درج ہے۔ کہ جو احباب اور جماعتیں ۲۹ رمضان المبارک تک اپنے وعدے سو فی صدی پورے کر لیں گی۔ ان کے کارکنوں کے نام حسب معمول ۲۹ رمضان المبارک کو تحریک جدید دعا کے لئے پیش کرے گی۔

پس نہ صرف تحریک جدید سال ششم کا چندہ اس تاریخ تک احباب کو پورا داخل کر دینا چاہیئے۔ بلکہ اگر کسی کے ذمہ گذشتہ سال کا بقایا ہو تو وہ بھی ادا کر دیا جائے۔ تا ان کے پچھلے پورے ہو جائیں۔ اور انہیں اللہ تعالےٰ سے امید ہو۔ کہ وہ آئندہ سالوں میں بھی شامل ہوتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزاری والی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ دار ہونگے۔

60

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی میں سستی اور غفلت کو ترک کر دیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ر اگست ۱۹۴۰ء

(مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ شاکر)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مَیں نے متواتر جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ

اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو کھینچنے والا

وہی نیک کام ہوا کرتا ہے۔ جو استقلال کے ساتھ کیا جائے۔ اور جس کے کرنے سے کرنے والے کے ایمان میں زیادتی ہوتی جاتی ہے۔ یہ ممکن نہیں۔ کہ بندہ اللہ تعالےٰ کے لئے کوئی کام کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کا جواب نہ دیا جائے۔ معمولی غیرت والا کوئی شریف انسان بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ دوسرے انسان کے احسان کے نیچے رہے۔ پھر اللہ تعالےٰ یہ کس طرح برداشت کر سکتا ہے۔ کہ بندہ اس پر احسان کرتا جائے۔ اور وہ خاموش بیٹھا رہے۔ وہ ضرور اس کا بدلہ دیتا ہے۔ ہاں اس کا بدلہ ہر شخص کے حال کے مطابق ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ

یعنی ہم امداد کرتے ہیں۔ مدد دیتے ہیں نصرت اور تائید کرتے ہیں ہر ایک کی۔ کافر کی مدد کرتے ہیں کافر کے رنگ میں۔ اور مومن کی مومن کے رنگ میں۔ کافر چونکہ جتنے کام کرتا ہے۔ دُنیا کی خاطر کرتا ہے۔ اس لئے ہم اُسے دُنیا دیتے ہیں اور ایک سچا مومن چونکہ جو کام کرتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے لئے کرتا ہے۔ اس لئے ہم اس کے بدلہ میں اسے ایمان دیتے ہیں۔ غرض اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم مدد تو کرتے ہیں۔ کافر کی بھی۔ اور مومن کی بھی۔ مگر دونوں کی مدد کے رنگ علٰحدہ علٰحدہ ہیں۔

بعض دفعہ کمزور اور جاہل مومن بھی یہ دھوکا کھا جاتے ہیں۔ کہ کافروں کو اتنا مال کیوں ملتا ہے۔ ان کو یہ پتہ نہیں۔ کہ یہ مال ان کی بہتری کے لئے نہیں۔ بلکہ اس لئے ہوتا ہے۔ کہ تا وہ آزمائش میں اور امتحان میں کچے ثابت ہوں۔ اور پھر

خدا تعالےٰ کا غضب

ان پر بھڑک اٹھے۔ بعض نیکی کے کام جو مومن کرتے ہیں۔ وہ کافر بھی کرتے ہیں۔ مثلاً کافر بھی سچ بولتے ہیں۔ کافر بھی خیرات کرتے ہیں۔ دوسروں کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ غُربا کی تعلیم میں مدد کرتے ہیں۔ یتیموں اور بیواؤں کے کام آتے ہیں۔ مگر ان میں سے ہر ایک کام وہ اس لئے کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ان کو دُنیوی بدلہ ملے۔ اور اللہ تعالےٰ کا چونکہ وعدہ ہے۔ کہ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ۔ یعنی ہم نے بہرحال کسی کے نیک کام کو ضائع نہیں کرنا۔ اس لئے ہم

ہر ایک کو اس کے رنگ میں بدلہ

دیتے ہیں۔ کافر چونکہ دُنیا کے لئے کرتا ہے اس لئے اس کے عوض ہم اسے دنیا دیتے ہیں۔ لیکن مومن چونکہ خدا تعالےٰ کے لئے کرتا ہے۔ اس لئے اس کو ہم ایماناً زیادہ کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اس کے ایمان میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ مومن کو دُنیا ملتی ہی نہیں ملتی ہے۔ مگر وہ زائد انعام کے طور پر ملتی ہے۔ وہ اس کے کام کا طبعی نتیجہ نہیں ہوتا۔ کافر اگر کوئی نیکی کرتا ہے۔ تو اس لئے کہ اُسے دنیوی طور پر ترقی ملے۔ اور اس لئے اسے حاصل ہو جاتی ہے۔ عیسائیوں کے متعلق تو مجھے زیادہ تجربہ نہیں۔ مگر ہندو ولی ہیں جن سے بنیوں کے ساتھ اس قسم کے تعلقات ہیں۔ وہ دُعا کے لئے کہتے رہتے ہیں۔ مگر ہمیشہ یہی کہتے ہیں۔ کہ دعا کریں ہماری فلاں تجارت میں ترقی ہو جائے۔ مال بڑھ جائے۔ یا بعض ایسی دُعائیں جن کا نتیجہ یہ ہو۔ کہ مال بڑھ جائے۔ ایسے ہی لوگوں کو مدنظر رکھ کر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ۔ یعنی ہم ان کی بھی مدد کرتے ہیں۔ اور اسی رنگ میں مدد کرتے ہیں جس رنگ میں وہ نیک کام کرتے ہیں مگر

مومن کی حالت

اس سے مختلف ہوتی ہے۔ وہ نیکی اس لئے نہیں کرتا۔ کہ اس کا مال بڑھ جائے۔ وہ نماز اس لئے نہیں پڑھتا۔ روزہ اس لئے نہیں رکھتا۔ کہ تجارت میں ترقی ہو۔ زکوٰۃ اس لئے نہیں دیتا۔ کہ اس کا کاروبار بڑھ جائے بلکہ جو نیکی بھی کرتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ اسے مل جائے۔ اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ اسے مل جاتا ہے۔ بے شک اسے دنیوی انعامات بھی ملتے ہیں۔ مگر وہ زائد انعام کے طور پر ہوتے ہیں۔ صحابہ نے جو عبادتیں کیں جو نمازیں پڑھیں۔ روزے رکھے یا جہاد کیا۔ وہ اس لئے نہیں کیا تھا۔ کہ دُنیا کا مال و زر حاصل ہو جائے۔ بلکہ اس لئے کہ خدا تعالےٰ کا نام دُنیا میں قائم ہو اور ان کا خدا ان سے راضی ہو۔ اور یہ چیز ان کو حاصل ہو گئی۔ دُنیا بھی ان کو ملی۔ مگر وہ ایک زائد انعام کے طور پر تھی۔ ان کی نیکیوں کا بدلہ نہ تھا۔ تو مومن جو کام کرتا ہے وہ خدا کے لئے کرتا ہے۔ لیکن کافر دُنیا کے لئے کرتا ہے۔

پس مومن کو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس نے جو نیکی کی ہے۔ اس کے نتیجہ میں اس کا ایمان بڑھتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر تو ایمان میں زیادتی ہو۔ اور مزید نیکی کی توفیق ملے۔ تو سمجھ لے کہ اس کی قربانی قبول ہو چکی ہے۔ ورنہ نہیں اور اس کی قربانی صحیح معنوں میں قربانی نہیں تھی۔ اگر وہ دیکھے۔ کہ کل جس بشاشت سے اس نے چندہ دیا تھا۔ وہ آج نہیں ہے تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ کل اس نے جو قربانی کی تھی۔ وہ ناقص تھی۔ اور اللہ تعالےٰ نے نورِ ایمان اس سے چھین لیا ہے۔ اگر اس کی آج کی نماز کل سے بہتر نہیں۔ آج کا روزہ کل سے بہتر نہیں۔ آج کی زکوٰۃ کل سے بہتر نہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کی پہلی عبادت میں نقص تھا کیونکہ مومن جو نیکی کرتا ہے۔ وہ خدا کے لئے کرتا ہے۔ اور اس کے بدلہ میں اسے

خدا ملنا چاہیئے

اور خدا کے ملنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس کی عبادت میں ترقی ہو۔ وُہ نیکی اور قربانی میں اور بڑھے۔ مومن جو کام خدا کے لئے کرتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں خدا اس کے ایمان کو بڑھاتا ہے۔ اور زیادہ نیک اعمال کی توفیق اسے دیتا ہے۔ اگر اس کی آج کی عبادت اور نیکی مقبول ہوئی ہے۔ تو لازماً کل اسے پھر توفیق ملے گی۔ اور اس کی کل کی نیکی اور عبادت آج سے اچھی ہوگی۔ اور پرسوں کی کل سے بہتر ہوگی۔ اور چوتھے دن کی تیسرے دن سے اچھی ہوگی۔ اور اسی کا نام استقلال ہے۔

استقلال ایمان کا جزو ہے

اور اس کا لازمی حصہ ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ کوئی مومن صحیح معنوں میں قربانی کرے۔ اور پھر اسے مزید نیکی کی توفیق نہ ملے۔ دراصل استقلال نام ہے نیک عمل کے مقبول ہونے کا اور جسے استقلال حاصل نہیں ہوتا اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس کی نیکی مقبول نہیں ہوئی۔ ورنہ اسے زیادہ نیکی کی توفیق ضرور ملتی۔ پھر مومن کو

نیک عمل میں لذت

حاصل ہوتی ہے۔ اور اس لئے وہ ایک نیک عمل کے بعد دوسرے کا موقعہ ملنے کا منتظر رہتا ہے۔ اور تیار رہتا ہے کہ جب موقعہ آئے فوراً اسے ادا کرے مثلاً آموں کا موسم آتا ہے تو غریب سے غریب انسان بھی اپنی حیثیت کے مطابق اس سے لذت اندوز ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ جن غریبوں کے پاس پیسے نہیں ہوتے وُہ وہی اٹھا کر کھا لیتے ہیں۔ جو دوکاندار گلے سڑے ہونے کی وجہ سے گلیوں میں پھینک دیتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہاں تک دیکھا گیا ہے۔ کہ

غرباء کے بچے

دوسروں کے چوسے ہوئے آموں کی گٹھلیاں اٹھا کر چوسنے لگتے ہیں۔ گویا موسم آتے ہی خود بخود آم کھانے کا شوق دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کو کون کہنے جاتا ہے۔ کہ موسم آ گیا ہے۔ آم خریدو اور کھاؤ۔ بلکہ موسم شروع ہوتے ہی لوگ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ معلوم نہیں آم کب تک آئیں۔ ان کو کسی کی طرف سے تحریک کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ خود بخود تحریک پیدا ہوتی ہے یہی حال خربوزوں کا ہے۔ پہلے ہی لوگ دریافت کرنے لگتے ہیں۔ کہ خربوزے ابھی پکے ہیں یا نہیں۔ بے موسم کے آم خربوزے اور ترکاریاں ہمیشہ زیادہ قیمت پاتی ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ لوگ چونکہ خریدنے کے لئے

اپنے اندر ایک تحریک

پاتے ہیں۔ اس لئے جن کی فصل کچھ پہلے تیار ہو جاتی ہے۔ لوگ اسے خریدنے کے لئے دوڑتے ہیں۔ اس لئے اس کی قیمت زیادہ پڑتی ہے۔

پس جس چیز کی لذت سے انسان آشنا ہو۔ اس کے لئے کسی دوسرے کو کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لوگ خود بخود اس کے انتظار میں رہتے ہیں کہ وقت آئے تو پہلا موقعہ جو ملے اس پر اُسے حاصل کر لیں۔ یہی حال نیکی کا ہے۔ اگر مومن اس کی لذت سے آشنا ہو۔ تو وُہ کسی بیرونی تحریک کے بغیر اسے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اصل ایمان وہی ہے۔ کہ جس میں انسان کسی کی یاددہانی کے بغیر نیکی کے کام کرتا ہے۔ اور پھر اس نیکی کے مقبول ہونے کی علامت یہی ہے۔ کہ اور

نیکیوں کی توفیق

اسے ملے۔ اور نیکی کرنے میں اسے لذت حاصل ہو۔ یہ ایک ایسا معیار ہے۔ جس کے مطابق ہر انسان اپنے ایمان کی آزمائش نہایت آسانی سے کر سکتا ہے۔ بیسیوں لوگ ہیں۔ جو اپنے ایمان کی آزمائش سے غافل رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وُہ ایک دن بے ایمان ہو جاتے ہیں۔ اور پتہ بھی نہیں لگتا۔ کہ کیا ہوا۔ حالانکہ اگر وُہ روزانہ آزمائش کرتے رہتے تو ہلاکت سے بچ جاتے۔ اس طریق پر ہر شخص اپنے ایمان کی آزمائش روزانہ کر سکتا ہے۔ اور پتہ لگا سکتا ہے۔ کہ وہ

ایمان میں ترقی

کر رہا ہے یا نیچے گر رہا ہے۔ اگر وُہ دیکھے۔ کہ مستقل طور پر وُہ ایمانی لذت اور نیکی کی بشاشت سے محروم ہو رہا ہے تو اُسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے ایک عارضی کیفیت ہوتی ہے۔ جو ہر مومن پر کسی نہ کسی وقت وارد ہوتی ہے۔ صحابہ نے ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ جب ہم آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ تو ہمارے ایمان تیز ہوتے ہیں۔ مگر جب باہر جاتے ہیں۔ تو یہ کیفیت نہیں رہتی آپ نے فرمایا۔ کہ ہر وقت دوزخ تمہاری نظروں کے سامنے رہے۔ تو مر نہ جاؤ۔ پس یہ

عارضی غفلت

اور ہے۔ کسی نہ کسی وقت آدمی کا دل آرام کرنے کو بھی چاہتا ہے۔ کسی وقت وہ چاہتا ہے۔ کہ اپنے بیوی بچوں میں بیٹھ کر باتیں کرے۔ یہ اور بات ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے برسات کے موسم میں غریب سے غریب لوگ بھی کبھی نہ کبھی پوڑے پکا لیتے ہیں۔ مگر اسے کھانے میں عیاشی نہیں کہا جا سکتا۔ کوئی شخص ان کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ بڑے عیاش ہیں۔ فلاں دن بارش ہو رہی تھی۔ اور ان کے گھر میں پوڑے پک رہے تھے۔ یہ عیاشی نہیں عیاشی وہ ہے۔ کہ انسان صبح اٹھتے ہی کھانے پینے میں لگ جائے۔ اور شام تک اسی شوق میں لگا رہے کبھی نہ کسی دن کسی غریب کا پوڑے یا پراٹھے یا چاول وغیرہ پکا لینا عیاشی میں داخل نہیں۔ یہ تو

غذا کا تنوع

ہے۔ جس سے صحت اچھی رہتی ہے یہی بات دینیات اور روحانیات میں ہے۔ بالکل ہی غافل ہو جانا عیاشی ہے۔ مگر کسی وقت اگر آدمی چاہے۔ کہ آرام کرے۔ یا بیوی بچوں میں بیٹھ کر باتیں کرے۔ تو یہ ایسی ہی بات ہے۔ کہ جیسے کبھی کوئی غریب آدمی پوڑے یا پراٹھے پکائے۔ جس طرح وُہ عیاشی نہیں۔ اسی طرح یہ بھی غفلت نہیں کہلا سکتی۔ غفلت وُہ ہے کہ دل پر ان چیزوں کی محبت غالب ہو جائے اور

دین کی محبت اور لذت

دل میں نہ رہے۔ جیسے کھانے میں عیاشی اس کا نام ہے۔ کہ انسان ہر وقت کھانے پینے کے اہتمام میں لگا رہے۔ اور اپنے آپ کو کھانے میں ہی مشغول کرے۔ کبھی سال میں دو چار بار اچھی چیز پکا کر کھا لینا۔ یا عید کے موقعہ پر کوئی کپڑا بنا لینا عیاشی نہیں کہلا سکتی۔ اسی طرح کبھی آرام کی طرف مائل ہو جانا دین میں سستی نہیں کہلا سکتی۔

قبض کی حالت

بھی مومنوں پر آتی ہے۔ اور یہ قرآن کریم سے بھی ثابت ہے۔ مگر دینی کاموں میں بحیثیت مجموعی سستی اور غفلت کا پیدا ہو جانا ایسی بات ہے۔ جس کا آسانی سے پتہ لگ سکتا ہے۔ اور انسان معلوم کر سکتا ہے۔ کہ اس کے ایمان کا درجہ کیا ہے۔

یہ تمہید میں نے اس لئے بیان کی ہے۔ کہ تحریک جدید کے اس سال کے اعلان پر آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ ابھی اس سال کا نصف رقم وصول نہیں ہوئی۔ ابھی آتے وقت مجھے ایک فہرست دی گئی ہے جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ بہت سی چھوٹی چھوٹی جماعتیں جنکے احمدیوں کی مجموعی تعداد ۶۔۷ ہزار سے زیادہ نہ ہوگی۔ ستر کے قریب ایسی ہیں۔ کہ جنکی طرف سے ابھی کوئی پیسہ بھی وصول نہیں ہوا۔ یہ جماعتیں بہت چھوٹی چھوٹی ہیں۔ بعض میں چھ سات سے زیادہ احمدی نہیں۔ اور بعض دور دراز گوشوں میں ہیں۔ ان کی طرف سے ابھی ایک پیسہ بھی وصول نہیں ہوا۔ پھر ایک خاصی تعداد ایسی ہے۔ جنکی وصولی ۳۰ فیصدی سے زیادہ نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی ان میں سے کسی کی وصولی دس فیصدی ہے۔ کسی کی بارہ فیصدی۔ کسی کی بیس کسی کی تیس اور کسی کی ۳۳ فیصدی۔ پھر بعض وہ ہیں جن کا ۳۳ سے پچاس فیصدی کے درمیان چندہ وصول ہوا ہے۔ اور کچھ وہ ہیں۔ جن کا پچاس سے ستر فیصدی تک۔ اور بہت تھوڑی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کا قریباً سارا یا بہت ساحصہ وصول ہوچکا ہے۔ حالانکہ میں نے بار بار توجہ دلائی ہے۔ کہ جو لوگ ادا نہیں کرسکتے وہ اپنے نام نہ لکھوائیں۔ ایسے لوگ جماعت کی ترقی کا موجب نہیں ہوتے۔ بلکہ نقصان کا موجب ہوتے ہیں۔

مومن کے وعدے پر اعتبار

کیا جاتا ہے۔ اور وعدوں کی مجموعی رقم کے مطابق پروگرام بنالیا جاتا ہے۔ لیکن اگر ان میں سے کچھ وعدے پورے نہ ہوں۔ تو نقصان لازمی ہے۔ فرض کرو دس آدمی وعدہ کرتے ہیں۔ اور ان کے وعدے کے مطابق پروگرام بنالیا جاتا ہے۔ اب اگر ان میں سے چار اپنا وعدہ پورا نہ کریں۔ تو اس کام کو جو نقصان پہونچے گا۔ اس کا گناہ انہی لوگوں پر ہوگا۔ جنہوں نے دھوکا دیا۔ اگر وہ نام نہ لکھواتے۔ تو سلسلہ مقروض نہ ہوتا۔ سلسلہ نے ان کو ایماندار سمجھا۔ اور ان کے وعدوں پر اعتبار کیا۔ مگر دراصل وہ بے ایمان تھے۔ اور دھوکا دینے والے تھے۔ اس لئے سلسلہ کو مقروض ہونا پڑا۔ میں نے بار بار کہا ہے۔ کہ ثواب اس سے نہیں۔ کہ آدمی اپنا نام لکھوادے بلکہ یہ تو عذاب حاصل کرنے کا طریق ہے۔ اس سے جتنا بوجھ سلسلہ پر پڑیگا اس کا

عذاب انہی لوگوں پر ہوگا

جو نام لکھوا دیتے ہیں۔ مگر وعدہ پورا نہیں کرتے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ان کے وعدہ پورا نہ کرنے کی وجہ سے بدنامی ساری جماعت کی ہوتی ہے مگر خدا تعالےٰ کے ہاں اس کا عذاب صرف ان لوگوں پر ہے۔ جنہوں نے نام تو لکھوا لئے۔ مگر وعدے پورے نہ کئے۔ انہوں نے لوگوں میں جھوٹی عزت تو حاصل کرلی۔ مگر خدا تعالےٰ کی لعنت کے مورد ہوگئے۔ میں نے اس امر کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے مگر پھر بھی میں دیکھتا ہوں۔ کہ ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو اس روش سے باز نہیں آتا۔ وہ نام تو لکھوا دیتے ہیں۔ مگر وعدوں کو پورا نہیں کرتے اور ادا کرنے میں غافل رہتے ہیں۔ ان کا یہ فعل ہرگز مستحسن نہیں بلکہ

صریح خسران کا موجب

ہے۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے۔ کہ کوئی انسان اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کاٹ دے۔ دشمن اگر کسی کی ناک کاٹ دے تو یہ بھی بری بات ہے۔ اور جب وہ گزرے۔ تو لوگ کہتے ہیں۔ کہ نکٹا جارہا ہے۔ مگر یہ لوگ تو ایسے ہیں۔ کہ جیسے کوئی استرا لے کر اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کاٹ دے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا شخص بالکل دیوانہ یا فاتر العقل ہی ہوسکتا ہے۔ اسی طرح جس چندہ میں پابندی کی کوئی شرط نہیں۔ اس میں جو شخص اپنی مرضی سے پہلے نام لکھواتا ہے۔ اور پھر عدم ادائیگی سے جماعت کو ذلیل کرتا ہے۔ وہ بھی ویسا ہی دیوانہ اور فاتر العقل ہے جیسے استرا لے کر اپنی ناک خود کاٹنے والا۔ میں نے بارہا کہا ہے۔ کہ اس چندہ میں وعدے صرف وہی لوگ لکھوائیں۔ جو خدا تعالےٰ کے دربار میں سابقون میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ لوگوں میں

جھوٹی عزت حاصل کرنیکے شائق

نام نہ لکھوائیں۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ پھر کئی لوگ یونہی نام لکھوا دیتے ہیں کوئی شخص یہ خیال کرے۔ کہ اسے کوئی تکلیف بھی نہ پہنچے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کا مقرب بھی ہوجائے۔ یہ ناممکن ہے۔ قربانی کے بغیر اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہونا ناممکن ہے۔ اس وقت جنگ ہورہی ہے۔ دیکھو ہزاروں لوگ جنگ میں قربانیاں کررہے ہیں۔ آج کل جنگ کا وہ طریق نہیں رہا۔ کہ تلوار ہاتھ میں لے کر ایک بہادر میدان میں نکل آتا تھا۔ کہ آئے کون میرے مقابلہ پر آتا ہے۔ آج تو یہ حالت ہے۔ کہ لوگ آرام سے گھروں میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ کسی کو علم بھی نہیں ہوتا۔ اور اوپر سے ایک بم گرتا ہے۔ اور کئی لوگ وہیں ہلاک ہوجاتے ہیں۔ نہ کسی کو مقابلے کا موقعہ ملتا ہے۔ نہ کوئی روک پیدا کرسکتا ہے۔

دل کے ارمان اور حوصلے

نکالنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔ مگر باوجود ایسے خطرات کی حالت کے کئی ایسے لوگ ہیں۔ جو ہمت و استقلال کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اور جنگ میں ایسے ایسے کارنامے کرتے ہیں۔ کہ پڑھ کر حیرت آتی ہے۔ پہلے بھی ایک واقعہ میں سنا چکا ہوں۔ اب پھر اخباروں میں ایک واقعہ شائع ہوا ہے۔ کہ ایک افسر سخت زخمی ہوگیا۔ جہاں وہ پڑا تھا وہاں جرمن فوج کا قبضہ ہوچکا تھا اس کا ایک ماتحت افسر تلاش میں نکلا۔ کہ تا وہ ملے تو اسے لے آئے۔ اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں فون کیا۔ کہ میں اس کی تلاش میں جانا چاہتا ہوں۔ ایک لاری بھیج دی جائے۔ وہاں سے جواب آیا۔ کہ ہم تمہیں ایسی خطرناک جگہ پر بھیج نہیں سکتے۔ کیونکہ وہاں جانے میں ۹۹ فیصدی گمان مارے جانے یا کم سے کم قید ہونے کا تھا۔ اس لئے اسے جواب دیا گیا۔ کہ ہم حکم نہیں دیتے اپنی مرضی سے جانا چاہو تو چلے جاؤ۔ اس نے کہا۔ کہ میں اپنی مرضی سے جانا چاہتا ہوں تا اگر ممکن ہو تو اپنے افسر کو بچا کر لے آؤں۔ چنانچہ وہ لاری لے کر فوجی پہروں سے بچتا ہوا وہاں پہونچا۔ اسے تلاش کرکے لاری پر ڈال لیا۔ اور بھی دو چار زخمی مل گئے۔ ان کو بھی اس نے ساتھ لے لیا۔ اور بچ کر نکل آیا۔ اس کا ایسے حالات میں اس جگہ جانا جہاں دشمن کا قبضہ ہوچکا تھا۔ گویا یقینی طور پر

موت کے مونہہ میں جانے کے مترادف

تھا۔ اور یہ محض اتفاق تھا۔ کہ بچ کر آگیا۔ مگر اس شخص نے اس قربانی کے لئے خود اپنے آپ کو پیش کیا۔ تو جنگ میں لوگ بڑی بڑی قربانیاں کررہے ہیں۔ اور ایسے ایسے خطرات میں اپنے آپ کو ڈالتے ہیں۔ کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اور روزانہ بیسیوں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ یہ مثالیں تو اپنوں کے لئے قربانی کی ہیں۔

غیروں کیلئے قربانی

کی بھی شاندار مثالیں ملتی ہیں۔ حال میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ ایک برطانی جہاز جرمن قیدیوں کو لے کر جارہا تھا۔ کہ جرمنوں نے بیوقوفی سے اسے خود ہی غرق کردیا۔ تارپیڈو بوٹ نے اس پر حملہ کیا۔ اور وہ غرق ہوگیا۔ جنہیں لوگوں کو کشتیوں پر جگہ مل سکی وہ تو سوار ہوگئے۔ جہاز میں جو لوگ سوار ہوں۔ ان کے پاس ایسی پیٹیاں بھی ہوتی ہیں۔ جسے باندھ کر آدمی دو دو دن پانی پر تیرتا رہتا ہے۔ اور اس اثناء میں ممکن ہوتا ہے۔ کہ کوئی جہاز اسے آکر اٹھالے۔ جن لوگوں کو کشتیوں میں جگہ نہ ملے۔ وہ یہ پیٹیاں پہن لیتے ہیں۔ اس جہاز کے ایک انگریز افسر نے دیکھا۔ کہ ایک جرمن قیدی ایسا ہے۔ کہ نہ اسے کشتی میں جگہ ملی ہے۔ اور نہ اس کے پاس پیٹی ہے۔ اس افسر نے اپنی پیٹی اسے دے دی۔ اور خود جاکر کپتان کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔ جہاز غرق ہوا۔ اور وہ بھی کپتان کے ساتھ غرق ہوگیا۔ گویا اس نے دشمن کی جان بچانے کے لئے اپنی جان دے دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم ایسے واقعات کو آج اس لئے حیرت سے پڑھتے ہیں۔ کہ اس زمانہ کے مسلمانوں میں ایمان کی وہ شان نہیں رہی۔ جو پہلے زمانہ کے مسلمانوں کی تھی۔ اس لئے ان میں ایسی مثالیں نہیں ملتی۔ ورنہ

قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں

ایسی ایسی شاندار مثالیں ملتی ہیں۔ کہ یہ واقعات ان کے آگے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ ایک جنگ میں مسلمانوں نے دشمن کو شکست دی سخت گرمی کا موسم تھا۔ مقابلہ بڑے معرکہ کا تھا۔ ایک ایک مسلمان کو دو دو سو کا مقابلہ کرنا پڑا تھا۔ اس لئے بعض مسلمان چور ہو کر گر گئے تھے۔ ایک شخص وہاں پونچا۔ اس نے ایک صحابی کو دیکھا۔ کہ زخمی پڑے تھے۔ انکے ہونٹ خشک ہیں۔ اور اس سے پوچھا۔ کہ کیا پانی ہے۔ اس کے پاس چھاگل تھی۔ اس نے اس میں سے پانی لیا اور ان کو دیا۔ وہ پینے لگے۔ تو دیکھا۔ کہ تھوڑے فاصلہ پر ایک اور مسلمان پڑا تھا۔ اس صحابی نے کہا۔ کہ معلوم ہوتا ہے اسے زیادہ پیاس ہے۔ اس لئے پہلے اسے پلاؤ۔ وہ پانی لے کر اس کے پاس پونچا۔ تو اس نے ایک اور کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ مجھ سے زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے اسے پلادو۔ اور اس طرح یہ سلسلہ دس آدمیوں تک پونچا۔ لیکن جب پانی والا دسویں آدمی کے پاس پونچا۔ تو وہ فوت ہو چکا تھا۔ اس پر وہ لوٹا۔ اور جس جس کے پاس پونچا۔ وہ فوت ہو چکا تھا۔ غور کرو۔ یہ کتنی بڑی قربانی ہے۔ موت سامنے ہے۔ سانس رک رہا ہے۔ اور شدید پیاس ہے۔ مگر ہر ایک کی کوشش یہی ہے۔ کہ پہلے میرا بھائی پانی پئے۔ تو میں پھر پیوں۔ مگر آج مسلمانوں کی یہ حالت نہیں۔ ان کے پاس حکومت نہیں۔ نور ایمان نہیں۔ اس لئے ہمیں ایسی مثالیں کافروں میں سے دینی پڑتی ہیں۔ اور یہ ہمارے لئے زیادہ غیرت کا موجب ہونی چاہئیں۔ کہ جب کافر ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں۔ تو ہمارے نوجوانوں کو تو اس سے بہت زیادہ شاندار مثالیں پیش کرنی چاہئیں پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اسباب کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ کہ

تحریک جدید کے چندے

طوعی ہیں۔ اس لئے ان کو پورا کرنے کے لئے ان کو پوری کوشش کرنی چاہئیے اور اسباب کا خیال رکھنا چاہئیے۔ کہ اگر انہیں اس قربانی کی توفیق نہیں ملتی تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کی پہلی قربانیوں کو بھی قبول نہیں کیا۔ ورنہ آج ان سے سستی سرزد نہ ہوتی۔ سستی کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ پہلے عمل ضائع ہو چکے۔ پس میں پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دوست سستی اور غفلت کو ترک کر دیں۔ کیونکہ اس سے ان کی پہلے سالوں کی قربانیاں بھی ضائع ہو جائیں گی۔ یہ تو زمانہ اس قسم کا ہے۔ کہ انسان کے سامنے سے

ایک منٹ کے لئے بھی موت اوجھل نہیں

ہونی چاہئیے۔ میں ابھی لاہور سے آرہا ہوں۔ وہاں ہوائی جہازوں کے لئے لوگوں میں چندہ کی تحریک کرنے کے لئے ہوائی جہازوں نے اشتہار پھینکے جن میں لکھا تھا۔ کہ ممکن تھا۔ اس اشتہار کی جگہ جو تم اٹھا رہے ہو۔ بم گرتا جو جرمن یا روسیوں کا ہوتا۔ غور کرو۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو تمہاری کیا حالت ہوتی۔ اس لئے اس وقت کی اہمیت کو پہچانیں اور جلد چندہ دیں۔ تا اس سے ہوائی جہاز شہر کی حفاظت کے لئے خریدے جائیں۔ اب دنیا میں فاصلہ کا سوال بالکل مٹ چکا ہے۔ ہوائی جہاز دو دو تین تین ہزار میل پر جا کر حملہ کرتے ہیں۔ اور پھر واپس آجاتے ہیں۔ اور دشمنوں کو ایسے مواقع حاصل ہیں۔ کہ اگر چاہیں تو ہندوستان پر حملہ کر دیں۔ گو ابھی کیا نہیں۔ مگر ہندوستان میں شدید خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ ادھر چین میں اور جاپان میں جنگ شروع ہے۔ امریکہ الگ کھڑا رہا ہے۔ اور یورپ میں تو جنگ ہو ہی رہی ہے۔ ہر طرف خطرات ہی خطرات ہیں۔ اور خطرات بھی ایسے کہ بہادری سے ان کا مقابلہ کرنے کا کوئی موقع نہیں اور کوئی شخص سینہ تان کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ آئے کون میرے مقابلہ پر آتا ہے۔ ہوائی جہاز اوپر سے حملہ کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات نظر بھی نہیں آتے وہ تیس تیس ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کر رہے ہوتے ہیں۔ چیل نظر آتی ہے مگر جہاز نہیں۔ صرف بم گرتے ہیں۔ اور جب موت اس قدر قریب ہو۔ تو مومن اگر اپنی ذمہ واری کو نہ سمجھے تو بہت افسوس کا مقام ہے۔ پس میں احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھیں۔ اور موقعہ کی نزاکت کے لحاظ سے

قربانیوں میں تیز ہوں

نہ کہ سست۔ جو لوگ ایسے نازک وقت میں بھی خدا تعالےٰ کی طرف نہیں جھکتے۔ ایسے سنگدل لوگ گو بظاہر جماعت میں شامل ہوں۔ مگر خدا تعالےٰ کے نزدیک ان کا شمار مومنوں میں نہیں ہوتا۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کو خدا تعالےٰ کا فضل بچائے۔ ایسے لوگ باوجود مومنوں کی جماعت میں شامل ہونے کے

خدا تعالےٰ کی گرفت

سے نہیں بچ سکتے۔ جب ہلاکو خان نے بغداد پر حملہ کیا۔ تو بغداد میں ایک بزرگ رہتے تھے۔ لوگ ان کے پاس گئے اور کہا کہ آپ دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ بغداد کو ہلاکت سے بچائے۔ اس بزرگ نے کہا۔ کہ میں کیا دعا کروں۔ میں جب بھی دعا کرنے لگتا ہوں۔ مجھے فرشتوں کی یہ آوازیں آتی ہیں۔ کہ یا ایہا الکفار اقتلوا الفجار یعنی اے کافرو۔ ان مسلمانوں کو جو بے دین ہو چکے اور دین سے بالکل غافل ہیں قتل کر دو۔ تو جب ایسے نازک اور خشیت کے موقعہ پر بھی کوئی شخص

دین کی خدمت سے غافل

رہتا ہے۔ اور قربانی نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ کے باوجود کہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں مرنے کے بعد اسے جنت ملے گی۔ اور خدا تعالےٰ کے انعام اس پر ہوں گے۔ تو وہ کس منہ سے ایمان کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ جنگ میں جو لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔ ان کو موت کے بعد اللہ تعالےٰ کی طرف سے جنت یا کسی انعام کی امید نہیں۔ کوئی جرمنی کے لئے قربانی کرتا ہے۔ کوئی فرانس کے لئے اور کوئی انگلستان کے لئے لیکن جو بدقسمت خود وعدہ کرنے کے باوجود اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ سے انعامات کے وعدہ کے ہوتے ہوئے خدا تعالےٰ کے لئے قربانی میں تامل کرتا ہے۔ وہ کس طرح امید کر سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا فضل اسے ڈھانپ لے گا۔ اللہ تعالےٰ بھی اسے کہے گا۔ کہ تمہارے سامنے ایسے لوگ تھے جنہوں نے بغیر کسی انعام کے وعدہ کے محض دنیوی عزت اور

چند روزہ آرام کے لئے قربانیاں

کیں۔ اور جانیں تک دیدیں۔ مگر تم نے دین کے لئے قربانی نہ کی۔ پھر تم کس طرح امید رکھ سکتے ہو۔ کہ میرے فضلوں کے وارث ہو۔ ہٹلر کس لئے لڑ رہا ہے۔ اس لئے کہ یورپ کو فتح کرے۔ مگر یورپ دنیا کا کونسا حصہ ہے۔ وہ آبادی۔ پیداوار اور علاقہ ہر لحاظ سے ادنےٰ ہے۔ تمام قیمتی پیداواریں یا تو ایشیاء میں پیدا ہوتی ہیں۔ یا امریکہ اور افریقہ میں۔ مگر اس ادنےٰ سے ملک پر غلبہ کے لئے دیکھ لو۔ جرمن کتنی قربانیاں کر رہے ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مومن کی جنت سارے زمین و آسمان کے برابر ہوگی۔ اور آج تک دنیا میں کوئی ایسا آدمی نہیں گزرا۔ جس کی بڑی سے بڑی امنگ اور امید ادنےٰ مومن کے ہزارویں حصہ کے بھی برابر ہو۔ اور انعامات کے اس قدر فرق کے باوجود اگر کوئی شخص قربانی سے دریغ کرتا ہے تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس کا دل نور ایمان سے بالکل خالی ہے۔

نوٹ:۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر جماعت میں ۲۰ ستمبر کو جمعہ کے دن حضور کا یہی خطبہ بلفظہ لفظ سنایا جائے تا احباب چندہ تحریک جدید کی ادائگی کی طرف پوری توجہ کر سکیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا چندہ ساتھ کے ساتھ بھجواتے رہیں

ایک دوست جنہوں نے تحریک جدید سال ششم کا چندہ اپنے مقامی سکرٹری کو یکم جون اس لئے ادا کیا کہ وہ ان کی رقم مرکز میں فوراً بھجوا دیں تا ان کا نام بھی ۷ جون کی فہرست میں دعا کے لئے حضور کے پیش ہو جائے۔ مگر مقامی سکرٹری صاحب نے سستی سے ان کا روپیہ بجائے ۷ جون کو مرکز میں پہنچانے کے ۱۳ اگست کو پہنچایا۔ جس کی اطلاع ہونے پر ان کو سخت تکلیف ہوئی وہ لکھتے ہیں۔

جب ۷ جون کو دعا کی فہرست پیش ہونے والے احباب کے نام شائع ہوئے تو میں نے ہر فہرست کو بغور پڑھا۔ مگر میرا نام نظر نہ آیا۔ میں نے فنانشل سکرٹری صاحب سے دریافت کیا کہ کیا میرا نام ۷ جون والی فہرست میں دعا کے لئے حضور کے پیش نہیں ہوا؟ تو ان کا جواب آیا کہ تمہاری یکم جون کی ادا کردہ رقم ۱۳ اگست کو مرکز میں پہنچی"۔ یہ خط پڑھ کر مجھے سخت تکلیف ہوئی۔ کیونکہ میں نے بڑی کوشش کے ساتھ یہ رقم ادا کی تھی۔ اور میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ خلیفہ وقت کے دربار سے جو آواز نکلے اس پر فوراً لبیک کہا جائے۔ اتنے محبت بھرے جذبات کے ساتھ اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کی۔ اس لئے کہ میری یہ حقیر رقم حضور کے پیش ہو کر میرا نام بھی دعا کی فہرست میں آ جائے۔ مگر افسوس ہے کہ مقامی سکرٹری مال کی مہربانی سے میرا نام فہرست میں نہ آیا۔ اس کی اتنی تکلیف ہے کہ میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔ مقامی سکرٹری مال نے میرا چندہ تحریک جدید ۲ مہینہ اور ۱۳ تیرہ دن خواہ مخواہ روکا۔ پس سکرٹریوں کو ہدایت ہونی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کا چندہ ایک ماہ میں دو دفعہ بھیجا کریں۔ اور کم از کم مہینہ میں ایک بار تو ضرور بھیجا جائے خواہ رقم تھوڑی ہی ہو۔

اسی قسم کی ایک اور شکایت بھی موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے بھی ۳۱ مئی تک اپنا چندہ ادا کر دیا تھا۔ اور مقامی کارکنوں نے اتنی سستی اور عدم توجہ سے کام لیا کہ اگست کے آخر میں روپیہ مرکز میں پہنچایا اور انہیں بھی سخت تکلیف پہنچی۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں۔ کہ سکرٹریوں کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ رقم جمع نہ رکھیں بلکہ ساتھ کے ساتھ فنانشل سکرٹری کے نام بھجواتے رہیں"۔ حضور کی یہ ہدایت ہر جماعت کے کارکنوں کے علاوہ ہر فرد کو پہنچائی جا چکی ہے۔ اور ان ایام میں جب کہ حضور کی خدمت میں دعا کی فہرست پیش ہونے والی ہو اور تحریک جدید کا چندہ احباب اسی غرض سے ادا کر رہے ہوں۔ کہ ان کا نام بھی فہرست میں آ جائے تو سکرٹریوں کے لئے لازمی ہو جاتا ہے۔ کہ وہ رقم ساتھ کے ساتھ بھجواتے رہیں۔ کیونکہ ان کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے احباب کے جذبات کا خیال رکھیں۔ گو احباب کو اجازت ہے کہ اگر وہ چاہیں تو براہ راست تحریک جدید کا چندہ حضور کے پیش کر دیں۔ کیونکہ براہ راست حضور کی خدمت میں چندہ پیش کرنے کی قطعاً کوئی روک نہیں بلکہ عام اجازت ہے کہ تحریک جدید کا چندہ براہ راست حضور کے پیش کیا جا سکتا ہے۔ مگر کارکنوں کو بھی احباب کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے وقت پر روپیہ روانہ کرنا چاہیئے۔

پس اب پھر حضور کے مندرجہ بالا اعلان کی طرف سکرٹریوں اور کارکنوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

سیلز مین کو ضرورت

مالابار کے رہنے والے ایک انگریزی دان دوست جو انگریزی میں حساب کتاب رکھ سکتے اور تجارتی گفتگو کر سکتے ہیں آجکل فارغ ہیں۔ اگر کسی فرم میں اچھے سیلز مین کی ضرورت ہو تو دفتر ہذا کی معرفت ان کی خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔ ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان

ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ قادیان جو آجکل ایک ڈی بی ورنیکلر مڈل سکول میں بیس روپے ماہوار پر ٹیچر ہیں۔ کیلئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے لڑکی امور خانہ داری اور معمولی دینیات سے واقف ہو۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہو۔ ش۔ م معرفت جناب خان صالح احمد خان صاحب ادیب فاضل و منشی فاضل بیت الشفاء قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے
تعطیلات دسہرہ کیلئے رعایت

آئندہ تعطیلات دسہرہ کے لئے ۲۸ ستمبر سے ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۰ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی ٹکٹ جو ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہو سکیں گے مندرجہ ذیل شرح پر جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ یک طرفہ مسافت سو میل سے زیادہ ہو یا ایک سو ایک میل کا رعائتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔

اول اور دوم درجہ	۱¼ کرایہ
درمیانہ اور سوم درجہ	۱½ کرایہ

چیف کمرشل منیجر لاہور

باعزت روزگار حاصل کرنے کیلئے بائیوکیمک و ہومیوپیتھک سندات بذریعہ خط و کتابت حاصل کریں۔ نیز جنگ کے قبل کے نرخوں پر ادویات ۱/ ۱۰/ فی ڈرام سبلا کم ہومیوپیتھک فارمیسی امرتسر سے خرید کریں

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ ہچکی۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاوال یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

باورچی کی ضرورت

مجھے ایک باورچی کی ضرورت ہے۔ جو عام ہندوستانی کھانا پکانا جانتا ہو۔ اور دیانتدار ہو۔ تنخواہ دس روپے ماہوار علاوہ خوراک دی جائے گی۔ عیال دار ہونے کی صورت میں پندرہ روپے خشک اور بیوی کو پانچ روپے علیحدہ اہل خانہ کی خدمت کے معاوضہ میں ملیں گے۔ حاجت مند پتہ ذیل پر جلد از جلد درخواست بھیجیں۔ محمد یوسف چیف کیمسٹ ڈاکخانہ سندھ سیمنٹ ورکس (روہڑی) سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاہرہ ۱۵ ستمبر۔ اطالوی افواج مصر میں داخل ہو کر سلوم کے مقام پر قابض ہو گئی ہیں۔ اس مقام کو کوئی فوجی اہمیت حاصل نہیں۔ یہ مقام قاہرہ سے ۲۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وزیر اعظم مصر نے تمام پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک قومی پارٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقام کے آگے بڑا صحرا ہے جس میں پینے کو پانی تک نہیں ملتا۔

لنڈن ۱۵ ستمبر آج جرمن طیاروں نے تین بار لنڈن پر حملہ کیا۔ بکنگھم پیلس پر بھی بم گرائے گئے۔ خوش قسمتی سے ملک معظم اور ملکہ معظمہ محل سے باہر تھے ملکہ کے پرائیویٹ کمرہ کو نقصان پہنچا کئی سالوں کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ سینٹ پال کے گرجا میں عبادت نہ کی جا سکی۔ کیونکہ اس پر دیر سے پھٹنے والے بم پھینکے گئے تھے۔ گرجا بند کر دیا گیا ہے۔

بمبئی ۱۵ ستمبر۔ آج آل کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں صدر کانگرس نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ چند روز کے واقعات کے پیش نظر گاندھی جی سے کانگرس کی باگ ڈور سنبھالنے کی گذارش کرنا ناگزیر ہو گیا تھا۔ اور یہ خوشی کا مقام ہے کہ انہوں نے اس درخواست کو منظور کر لیا ہے۔ گاندھی جی نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ میں برطانیہ کا گہرا دوست ہوں۔ اور انتہائی مجبوری کے سوا اسے نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ لیکن اگر اس موقعہ پر بھی میں نے براہ راست قدم نہ اٹھایا۔ تو میں برطانیہ کے ساتھ دشمنی کروں گا۔ میں برطانیہ کو یہ تنبیہہ کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اب ہمارے لئے ضبط سے کام لینا گناہ ہے۔ ورنہ کانگرس مر جائے گی۔ میں نے خدا کے بھروسہ پر یہ ذمہ واری اٹھائی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ مجھ میں طاقت بڑھ گئی ہے۔ ممکن ہے ہمیں انفرادی سول نافرمانی شروع کرنی پڑے۔

بمبئی ۱۵ ستمبر کانگرس کے نظام میں جو تبدیلی ہوئی ہے۔ اس کے بعد

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

انگلستان میں ہندوستان کے مسائل سے دلچسپی رکھنے والوں نے یہ کوشش شروع کر دی ہے۔ کہ کانگرس اور حکومت کے درمیان تصادم کو روکا جائے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ گاندھی جی کوئی قدم اٹھانے سے قبل وائسرائے سے ملیں گے۔ شملہ کے سرکاری حلقوں میں بھی اس تبدیلی کے متعلق خاص سرگرمی پائی جاتی ہے۔ اور ذمہ وار لوگوں کا بیان ہے۔ کہ گورنمنٹ اس ٹکر کو روکنے کی کوشش کرے گی۔

بنکاک ۱۵ ستمبر۔ سیام گورنمنٹ نے ہند چینی نیز فرانسیسی گورنمنٹ کو لکھا ہے۔ کہ وہ علاقے جو کسی وقت سیام سے لے کر ہند چینی میں شامل کئے گئے تھے۔ اب اسے واپس کئے جائیں

بخارسٹ ۱۵ ستمبر۔ شاہ رومانیہ نے ایک فرمان جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے ملک میں ڈکٹیٹرشپ قائم کر دی گئی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ رومانیہ کی خارجہ پالیسی اٹلی اور جرمنی کے مطابق ہو گی۔ رومانیہ سے جو نازی جلاوطن کئے گئے تھے انہیں معافی دے دی گئی ہے۔

بمبئی ۱۵ ستمبر گاندھی جی نے اعلان کیا ہے کہ میں وائسرائے ہند سے ملاقات کا ارادہ رکھتا ہوں اور ان سے کہوں گا۔ کہ پر امن طریق پر جنگ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے تحریر و تقریر کی تمام اجازت دے دیں۔

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ دنوں امریکہ نے تیل اور جنگی ضروریات کی برآمد پر جو پابندیاں عاید کی ہیں۔ جاپان گورنمنٹ انہیں مخالفانہ کارروائی سمجھتی ہے۔

واشنگٹن ۱۵ ستمبر امریکن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس نے ایک موٹر کمپنی سے ۴۲ کروڑ ڈالر کی مالیت کے ہوائی جہازوں کے نئے انجن خریدنے کا فیصلہ کیا ہے

قاہرہ ۱۵ ستمبر۔ رائل ایئر فورس کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ مشرقی لیبیا کے اڈوں پر شدید بمباری کی گئی۔ ایک جگہ ایسی آگ لگی۔ جو تیس میل سے نظر آتی تھی۔ مرکزی حبشہ کے ہوائی اڈوں پر بھی سخت بمباری کی گئی۔ عمارتوں میں آگ لگ گئی۔ اور ہنگر تباہ ہو گئے۔

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ رائل ایئر فورس کے طیاروں نے کل بلجیم اور فرانس کے ساحلی اڈوں پر خوفناک اور لگاتار بمباری کی۔ پہلا حملہ کیلے پر کیا گیا۔ ڈنکرک پر بھی حملے ہوئے۔ میلوں تک آگ ہی آگ بھڑک رہی تھی۔ سرچ لائٹ سے آسمان روشن ہو گیا۔ اور توپوں کی گولہ باری نیز بموں کے پھٹنے سے انگلستان کا ساحل کانپ اٹھا۔

بخارسٹ ۱۵ ستمبر جنرل انٹونسکو نے نیا کابینہ مرتب کر لیا ہے۔ بارہ ارکان میں سے نو آئرن گارڈ (نازی پارٹی) کے ممبر ہیں۔ اس خبر کی پرزور تردید کی گئی ہے۔ کہ رومانیہ نے روس سے درخواست کی ہے کہ وہ اسے اپنی پناہ میں لے لے۔

واشنگٹن ۱۵ ستمبر۔ یوراگوئے پولیس نے ایک سرحدی ریلوے سٹیشن پر چھاپہ مار کر بعض بکسوں پر قبضہ کیا۔ جو بظاہر پھلوں کے بکس تھے مگر در اصل ان میں آلات حرب تھے جو مقامی نازیوں میں تقسیم کئے جانے تھے۔

لنڈن ۱۵ ستمبر تازہ ہوائی حملہ میں ایک بم پھٹنے سے دارالامراء کو بھی نقصان پہونچا ہے۔

قاہرہ ۱۵ ستمبر۔ بلقانی ملکوں میں جو تغیرات ہو رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر یورپین ترکی کی سرحد پر فوجیں زیادہ کر دی گئی ہیں۔ درہ دانیال اور باسفورس پر نگرانی کڑی کر دی گئی ہے۔ اور اناطولیہ میں مزید بھرتی کی جا رہی ہے۔ ترکی سمندر میں جو فرانسیسی جہاز کھڑے تھے۔ ان پر سے فرانسیسی جھنڈا اتار کر برطانی جھنڈا نصب کر دیا گیا ہے۔ ترکی کا جنگی بیڑہ بھی ان کے دوش بدوش ہے۔

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ انگلستان کی وزارت خوراک نے اعلان کیا ہے۔ کہ مونگ پھلی کی بہت بڑی مقدار بہ شرح دس پونڈ فی ٹن اور السی ۱۳ پونڈ دس شلنگ فی ٹن کے حساب سے ہندوستان سے خریدی جا رہی ہے۔ ہندوستان میں باربرداری کا خرچ بھی اس شرح میں شامل ہے۔

جرمن کمانڈر انچیف جنرل براشنک آج کل فرانس میں ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس کی آمد انگلستان پر حملہ کے انتظامات کی دیکھ بھال کی غرض سے ہے۔

شملہ ۱۵ ستمبر۔ ۲۴ ستمبر کو تین بجے بعد دوپہر مسٹر جناح وائسرائے سے ملیں گے۔

کلکتہ ۱۵ ستمبر آج پولیس نے کلکتہ اور ہوڑہ میں ۳۴ مقامات پر چھاپے مار کر ۲۴ اشخاص کو گرفتار کیا۔ ان سب کو سنٹرل جیلوں میں نظربند کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ فرانسیسی حکومت کے پروٹسٹ کے جواب میں چین گورنمنٹ نے ہند چینی کی سرحد پر اپنی فوجیں واپس بلانے سے انکار کر دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ہند چینی اور صوبہ یونن کے درمیان ریلوے لائن اور پل حفاظت خود اختیاری کی غرض سے اڑا دیئے گئے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah